© rasailojaraid.com

لغت نویس نے عربی کے ایسے الفاظ اور تراکیب کو جمع کیا ہے جو اردو میں استعمال ہوئے ہیں۔ یہ بھی بتا دیا ہے کہ کوئی لفظ یا ترکیب مذکر ہے یا مونث' اس کا معنیٰ کیا ہے اور کیا اُردو میں بھی اس کا وہی مفہوم لیا جاتا ہے جو عربی میں ہے یا اُس سے کچھ مختلف۔ لغت نویس نے کہیں کہیں یہ بھی بتا دیا ہے کہ اردو والے بعض الفاظ کا تلفظ عربی سے مختلف کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سمیر' اگرچہ کئی سال اپنے ڈاکٹریٹ کے سلسلے میں لاہور رہے ہیں (ان کا مقالہ ابھی تک چھپا نہیں) مگر تلفظ کے سلسلے میں ان کی رائے محض ذاتی محدود مشاہدے پر مبنی ہے' مثلاً ان کے مطابق اردو والوں کا تلفظ اس طرح ہے: ہرفی ندا (حرف ندا)' ہرفو ہکایت (حرف و حکایت)' ہرمین (حرمین)' انفرادی سولہ (انفرادی صلح) آساروس سنادید (آثار الصنادید) لہو لئب (لہو ولعب) لیلۃ ہوالقدر (لیلۃ القدر)۔ اس طرح کی مثالوں سے وہ یہ تاثر دیتے ہیں کہ اُردو والے: ح اور ہ' ث' س اور ص' ض' ظ اور ذ جیسے الفاظ میں تمیز نہیں کرتے۔ ظاہر ہے یہ تاثر اور رائے ناانصافی اور معلومات کی کمی پر مبنی ہے۔

اُردو میں بعض ایسی تراکیب ہیں جو مخصوص معنی رکھتی ہیں۔ لغت نویس نے ان کی بھی نشان دہی کر دی ہے۔ ''لسان العصر'' اکبرالٰہ آبادی کا اور ''لسان الغیب'' حافظ شیرازی کا لقب ہے۔ ڈاکٹر سمیر نے ''آثار الصنادید'' کے تحت فقط اس کے لغوی معنی بتائے ہیں۔ لغوی معنوں میں یہ ترکیب اُردو والوں کے ہاں استعمال نہیں ہوتی۔ اس سے زیادہ ضروری تو یہ بتانا تھا کہ یہ سرسید احمد خان کی ایک معروف تصنیف کا نام ہے۔ لغت میں اس طرح کے متعدد مقامات و نکات ہیں جن پر نگاہ اٹکتی ہے اور ان پر بحث کی گنجایش موجود ہے۔

بہرحال مصنف نے خاصی محنت کی ہے اور اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اردو نے کتنے بڑے پیمانے پر عربی کے اثرات قبول کیے ہیں۔ (رفیع الدین ہاشمی)

۱۰۰ عہد ساز شخصیات' مرتبین: حمیر ہاشمی' محمد اسلم انصاری' ممتاز حسین نعیم۔ ناشر: علم و عرفان پبلشرز' ماتھر سٹریٹ' لوئر مال' لاہور۔ صفحات: ۴۶۰۔ قیمت (مجلد): ۱۸۰ روپے۔

© rasailojaraid.com